جلد ۳۳ | ۲۰ ماہ صلح ۱۳۲۴ھ ش | ۵ صفر ۱۳۶۴ھ | ۲۰ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج دوپہر کی گاڑی سے جناب مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم ومغفور کا جنازہ دہلی سے لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ میت کو کندھا دیا۔ اور جنازہ کے ساتھ مقبرہ بہشتی تک تشریف لے گئے۔ وہاں آخر تک تشریف فرما رہے۔ اور دعا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے۔ جناب مرزا صاحب قطعہ خاص میں دفن کئے گئے ہیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوس جناب میر مہدی حسین صاحب مرحوم ومغفور کی بیوہ صاحبہ کا آج پانچ بجے شام انتقال ہو گیا۔ انا للہ

احباب بلندی درجات کی دعا فرمائیں:

روزنامہ الفضل قادیان ۵ صفر ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

پاخانہ میں جاتے وقت کی دعا

ایک دوست نے عرض کیا کہ پاخانہ جاتے وقت اسلام نے جو یہ دعا سکھلائی ہے۔ کہ اللھم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث۔ اس دعا کا کیا مفہوم ہے۔ اور جنوں اور جنیوں سے کیوں پناہ طلب کی گئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا پاخانہ میں دو قسم کے گند ہوتے ہیں۔ جن سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک گند تو ظاہری ہے۔ مثلاً بعض دفعہ کپڑوں پر پیشاب کے چھینٹے آپڑتے ہیں۔ یا بعض دفعہ کپڑا لٹک جاتا ہے۔ اور وہ نجاست سے ملوث ہو جاتا ہے۔ اس لئے پاخانہ جاتے ہوئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو شخص خدا تعالےٰ سے ہمیشہ یہ دعا مانگتا رہیگا۔ کہ الٰہی مجھے ہر قسم کے ظاہری گند سے بچا۔ اور وہ لازماً احتیاط بھی کریگا۔ اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اسے توفیق بھی دیگا۔ کہ وہ ایسا کر سکے۔ دوسرے بعض چیزیں پاخانہ میں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ گو وہ نظر نہیں آتیں۔ مگر انسانی صحت کے لحاظ سے نہائت نقصان رساں اور تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ پاخانہ کے لئے لوگوں نے جو تہہ خانے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض دفعہ تعفن سے اس قسم کی گیس پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ انسان فوراً بیہوش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سانپ وغیرہ موذی چیزیں پاخانوں میں رہتی ہیں پس خبث اور خبائث سے دونوں قسم کے گند مراد ہیں۔ خبث ظاہری بھی اور خبث باطنی بھی۔ پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک ٹائیفائڈ والا پاخانہ پھر کر چلا جاتا ہے۔ اس کے پاخانہ میں اس مرض کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ جو ہوا یا غذا میں مل کر دوسرے تندرست انسان کے اندر چلے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی ٹائیفائڈ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً پیچش ہے۔ یہ بھی ایک خاص قسم کے جراثیم کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو پاخانہ میں پائے جاتے ہیں۔ پس یہ دعا اس لئے سکھائی گئی ہے۔ کہ انسان احتیاط بھی کرے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ہمیشہ یہ دعا بھی مانگتا رہے۔ کہ وہ ان امراض کے حملوں سے اسے محفوظ رکھے۔ میں نے دیکھا ہے۔ قادیان میں ہی ٹائیفائڈ کا اتنا زور رہتا ہے۔ کہ ہر سال یہاں ٹائیفائڈ کے دو تین درجن کیس ہو جاتے ہیں۔ اگر لوگ اخلاص سے یہ دعا مانگتے۔ تو احتیاط بھی کرتے۔ اور بیماری میں مبتلا بھی نہ ہوتے۔ ہر مریض پر اس کی حیثیت کے مطابق دس بیس پچاس سو بلکہ ہزار روپیہ بھی خرچ ہو جاتا ہے۔ اگر فی مریض بیس تیس روپیہ اوسطاً خرچ کا اندازہ لگایا جائے۔ تب بھی چھ سات سو بلکہ ہزار روپیہ برباد ہو جاتا ہے۔ پھر جو طاقت اور قوت ضائع ہو جاتی ہے وہ الگ ہے۔ اور اگر اس دعا کی طرف توجہ کی جاتی۔ اور اخلاص کے ساتھ مانگی جاتی۔ تو یہ روپیہ بھی بچ جاتا۔ اور ان کی وہ طاقت اور قوت جو بیماری کی وجہ سے ضائع چلی گئی۔ اسلام کی خدمت میں کام آتی۔ مگر ان کی طاقتوں کو الگ نقصان پہنچا۔ روپیہ کا الگ نقصان ہوا۔ اور انہیں اور ان کے رشتہ داروں کو جو پریشانی لاحق ہوئی وہ الگ ہے۔

تو اس دعا کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کو شدید نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مگر لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ اصل مضمون سے آنکھیں بند کرکے عجیب درعجیب خیالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً وہ خبث اور خبائث سے جن اور جنیاں مراد لیتے ہیں۔ اور پھر یہ خیال کرکے کہ جن تو کوئی چیز ہی نہیں ہیں دعا میں سست ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی کو ان کا خیال بھی ہو۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ یہ کوئی ایسی خطرناک چیزیں نہیں ہیں۔ اس وجہ سے وہ کبھی اخلاص سے دعا نہیں مانگتا۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ پاخانہ پیشاب کی نجاست اتنی بری چیز ہے۔ کہ حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گزر رہے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو تو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ اور دوسرے کو اس وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ کہ جب وہ پیشاب کرتا تھا۔ تو اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑوں کو بچاتا نہیں تھا۔ تو وہ کوشش کرتے کہ پاخانہ جاتے وقت ایسی احتیاط سے کام لیں۔ کہ ان کے کپڑوں وغیرہ پر نجاست کا کوئی اثر نہ ہو۔ اسی طرح اگر انہیں علم ہوتا۔ کہ پاخانہ میں جانا انسان کو کسی قسم کے گندوں میں ملوث کر دیتا ہے۔ اور پھر یہ ظاہری گند اس کی عبادت کو بھی خراب کر دیتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں ہر شخص بڑے اخلاص اور بڑی توجہ کے ساتھ یہ دعا مانگتا۔ پھر اگر ان کا ذہن اس طرف چلا جاتا۔ کہ ٹائیفائڈ کی اصل وجہ بھی پاخانہ ہی ہے۔ تو ان کی احتیاط کا اور عالم ہوتا۔ ٹائیفائڈ اسی طرح ہوتا ہے۔ کہ پاخانے کا کوئی ذرہ جو ان جراثیم کا حامل ہوتا ہے ہوا کے ذریعہ یا غذا کے ذریعہ انسان کے اندر چلا جاتا ہے۔ یا اس وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ ہاتھوں پر نجاست کا کوئی ہلکا سا اثر رہ جاتا ہے یا ناخنوں میں پاخانے کا کوئی ذرہ پھنس جاتا ہے۔ یا کپڑے کو گند لگ جاتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھ صاف ہیں۔ اس کے کپڑوں پر نجاست کا کوئی نشان نہیں۔ مگر وہ باریک در باریک جراثیم جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتے۔ انسان کے ہاتھوں پر یا اسکے ناخنوں میں اس کے کپڑوں پر موجود ہوتے ہیں۔ اور اس طرح غیر محسوس طور پر ہوا یا غذا کے ذریعہ انسان کے اندر چلے جاتے ہیں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

اسے بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ یا بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے۔ اس کے ہاتھ صاف ہیں مگر درحقیقت وہ صاف نہیں ہوتے ایسی حالت میں اگر وہ بچے کو پیار کرتا ہے یا بچہ خود بخود اُس سے آکر چمٹ جاتا ہے یا اپنا ہاتھ وہ کسی صاف کپڑے سے چھو دیتا ہے یا کھانے کی کوئی چیز اپنے مونہہ میں ڈالتا ہے تو یہ جراثیم بھی اُس کے اندر چلے جاتے ہیں۔ اگر انسان کو ان حکمتوں کا علم ہو تو یقیناً وہ احتیاط سے کام لے مگر وہ ان حکمت کی باتوں کی طرف تو توجہ نہیں کرتا اور جنوں اور جنینوں کی طرف اس کا خیال چلا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے انسان کو جو بظاہر چھوٹی چھوٹی دعائیں سکھائی ہیں۔ اُن میں بھی بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔ اور یہ امر اسلام کی صداقت اور اُس کے احکام کی عظمت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔

وزن اور اندازہ کی حس اور گناہ

عرض کیا گیا کہ وزن اور اندازہ کی حس جو ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہے۔ اس کا گناہ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

حضور نے فرمایا۔ وزن میں غلطی کرنے سے یہ مراد ہے کہ مثلاً جہاد پر زور دینے کا وقت ہو تو انسان نماز پڑھنے لگ جائے۔ یا جہاد کا وقت ہو تو انسان روزہ رکھ لے۔ قرآن کریم نے میزان پر بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر کام کے کرتے وقت وزن کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ مسلمانوں کے تنزل اور اُن کی تباہی کی بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اس میں غلطی سے کام لیا اور سمجھا کہ یہ زمانہ بھی تلوار چلانے کا ہے۔ حالانکہ ہر وقت تلوار چلانے کا نہیں ہوتا۔ اگر انہیں پتہ ہوتا کہ کوئی کام کسی وقت کیا جاتا ہے۔ اور کوئی کسی وقت۔ کسی زمانہ میں جہاد پر زور دیا جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں تبلیغ پر زور دیا جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں نماز روزہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ تو وہ ترقی کے میدان میں کہیں کے کہیں نکل جاتے۔ سب خرابی وزن کی کمی بیشی سے ہی اُن میں پیدا ہوئی۔ بڑی خرابی یہی ہے۔ کہ انسان موقع و محل کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور اس طرح اچھے سے اچھا کام بھی کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔

صدقہ کا گوشت اور مال

ایک دوست نے سوال کیا کہ صدقہ کے بکرا میں سے کچھ گوشت قصاب بھی لے لیتا ہے۔ آیا یہ جائز ہے۔

حضور نے فرمایا:۔ صدقہ کے بکرا میں سے قصاب کو گوشت دینا جائز نہیں اُسے الگ مزدوری دینی چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

میں نے دیکھا ہے۔ ہماری جماعت میں سے بعض تاجر قسم کے لوگ جماعت کے بعض ایسے لوگوں کو جو ہمارے نزدیک قابل احترام ہیں زکوٰۃ کا روپیہ بھیج دیتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے وہ سمجھتے ہیں ہم نے فلاں بزرگ کی خدمت کر کے ثواب حاصل کیا ہے۔ حالانکہ درحقیقت وہ گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے زکوٰۃ کا روپیہ ایسے لوگوں کو بھیجا ہوتا ہے۔ جو اُس کے مستحق نہیں ہوتے۔

قبولیت دعا کا ذرائع سے تعلق

ایک دوست نے اپنے کسی کام کے متعلق دعا کے لئے عرض کیا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ ایک بزرگ کے پاس کوئی سپاہی آیا اور نہایت ادب کے ساتھ بیٹھ کر کہنے لگا۔ میرے ہاں کوئی لڑکا نہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چل پڑا مگر جدھر سے آیا تھا۔ بجائے اُس طرف جانے کے دوسری طرف روانہ ہوا۔ انہوں نے اُس سپاہی کو بلایا اور فرمایا۔ تم آئے تو اس طرف سے تھے مگر اب دوسری طرف جا رہے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اُس نے کہا مَیں فوج سے چند دنوں کی چھٹی پر گھر آیا تھا۔ اب واپس اپنی ڈیوٹی پر جا رہا ہوں۔ وہ بزرگ کہنے لگے جب تم ملازمت پر جا رہے ہو تو پھر میری دعا سے کچھ نہیں بنیگا۔ تم باہر ہوگے اور بیوی پیچھے گھر میں ہوگی۔ تو میری دعا سے تمہارے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ تو درحقیقت دعا کی قبولیت کے لئے ذرائع اور اسباب کا مہیا ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں۔ اس حکمت کی طرف بہت کم لوگ توجہ کرتے ہیں۔ حالانکہ تدبیر اور تقدیر دونوں ایسی ہیں جیسے کوئی دو چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان دونوں کے آپس میں ملنے اور دونوں کا توازن درست ہونے سے دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔ جب بھی ان میں سے ایک کا وزن خراب ہو جائے دوسری بھی خراب ہو جاتی ہے۔ اگر تدبیر ناقص ہو بشرطیکہ اُسے کامل کرنے کا امکان موجود ہو تو تقدیر فائدہ نہیں دیتی اور اگر تقدیر ناقص ہو بشرطیکہ اسے کامل کرنے کا امکان موجود ہو تو تدبیر فائدہ نہیں دیتی اگر تدبیر ناقص ہو۔ اور انسان تقدیر کو تلاش کرتا رہے۔ یا تقدیر ناقص ہو۔ اور انسان تدبیر سے کام لیتا رہے تو یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں جو کامیابی کے منافی ہیں۔ بے شک بعض امور ایسے بھی ہیں جہاں تقدیر اور تدبیر کا اشتراک نہیں ہوتا۔ ایسے معاملات میں خالص تدبیر یا خالص تقدیر بھی انسان کو فائدہ پہنچا دیتی ہے۔ مثلاً محبت الٰہی ہے۔ اس کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں۔ کہ انسان انگریزی یا حساب بھی پڑھا ہوا ہو۔ اس چیز کے حصول کے لئے خالص دعا بھی کام آجائیگی۔ یا مثلاً روٹی کمانا ہے۔ اس کے لئے خالی محنت بھی کافی ہے۔ لیکن جہاں تقدیر اور تدبیر کا اشتراک ہو۔ وہاں ان دونوں کے توازن کا قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک توازن درست نہ ہو۔ اس وقت تک نہ تدبیر فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ نہ تقدیر فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

پانچویں لڑکے کے متعلق الہام

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور نے اپنی ایک کتاب میں جس کا نام ہے "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے"۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کے الہام پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اس الہام کا مطلب یہ تھا کہ "یہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا۔ اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائیگا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰ ابن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائیگا۔ صفحہ ۹۶

اسی طرح حضور نے تحریر فرمایا تھا۔ "یہ بیٹے کی پیشگوئی تو کسی ایسے لڑکے کی نسبت ہے۔ جو آپ کی نسل سے ہوگا۔ اور بڑی شان کا آدمی ہوگا۔ اور خدا کی نصرت اس کے ساتھ ہوگی"۔ صفحہ ۱۰۱

مگر اب حضور اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں فرما رہے ہیں۔

فرمایا:۔ آپ سمجھے نہیں۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو دفعہ ہوا ہے۔ جہاں مصلح موعود کے متعلق آپ نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ وہاں بھی اس الہام کا ذکر آتا ہے اور پھر ۱۹۰۶ء میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات کے قریب آپ کو پھر یہ الہام ہوا کہ انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء (تذکرہ صفحہ ۵۹۵ و صفحہ ۶۴۳)

پس یہ الہام پانچویں لڑکے کے متعلق ہے۔ اور مصلح موعود والے الہام سے الگ ہے۔ اسی لئے اس کو آئندہ آنے والے وجود پر مَیں نے چسپاں کیا تھا۔ اگر ابھی قیامت آجانی ہے۔ تب تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اور کسی لڑکے کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں پائی جاتی۔ مگر جب دنیا نے قیامت تک قائم رہنا ہے اور ہر زمانہ میں لوگ ہدایت اور راہنمائی کے محتاج ہونگے تو کسی آئندہ آنے والے لڑکے کے متعلق اگر کوئی پیشگوئی ہو۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ مَیں تو سمجھتا ہوں ایسا ایک لڑکا کیا۔ کئی لڑکے ہو سکتے ہیں۔

قرب اور وحی سے مخصوص ہونیوالا موعود

ایک دوست نے الوصیت حاشیہ صفحہ ۶ کی اس پیشگوئی کے متعلق کہ "مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اُسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے"۔ یہ سوال کیا کہ اسکے متعلق حضور کا کیا خیال ہے۔ حضور نے فرمایا۔ پہلے میرا یہی خیال تھا کہ یہ پیشگوئی ایک مامور کے متعلق ہے۔ مگر اب بعض وجوہ سے میرا یہ خیال پختہ نہیں رہا۔

عرض کیا گیا کہ کیا حضور قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ کے الفاظ سے یہ استدلال فرمایا کرتے تھے کہ یہ پیشگوئی کسی نبی کے متعلق ہے یا کسی اور وجہ سے حضور کا یہ خیال تھا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا" کے معنے تو میں نبوت کے نہیں سمجھتا تھا۔ کیونکہ قرب اور وحی سے ایک غیر نبی بھی مخصوص ہو سکتا ہے۔ میں جس بناء پر اسے کسی نبی کے متعلق پیشگوئی سمجھتا تھا۔ وہ یہ تھی کہ میرا خیال تھا اس پیشگوئی کے سوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی الہام ایسا نہیں۔ جس میں کسی آئندہ آنے والے نبی کی خبر دی گئی ہو۔ اور چونکہ ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی یا مصلح کی خبر دیا کرتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا تھا۔ کہ ایک خبر تو الوصیت حاشیہ صلا میں ہے۔ جو ایک نبی کے متعلق ہے۔ اور دوسری خبر وہ ہے جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ مگر اب مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی الہامات ایسے مل گئے ہیں جو ایک اور نبی کی خبر دے رہے ہیں۔ اس لئے اب ضروری نہیں رہا۔ کہ اس پیشگوئی کے وہی معنے سمجھے جائیں۔ جو میں پہلے سمجھا کرتا تھا۔ مثلاً ایک یہی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء کا الہام دوبارہ بھی ہوا ہے۔ اسی طرح اور کئی الہام میں نے نکالے ہیں جو بہت ہی واضح ہیں۔ اور جن سے آئندہ ظاہر ہونے والے ایک نبی کی پیشگوئی ثابت ہوتی ہے اس لئے اب یہ ضروری نہیں رہا۔ کہ الوصیت والی پیشگوئی کو بھی اس مامور پر ہی چسپاں کیا جائے۔ کیونکہ اور بہت سے واضح الہامات اس کے متعلق موجود ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ ہر آنے والا اپنے بعد میں آنے والے کے متعلق ضرور خبر دیا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے مسیح

عرض کیا گیا کہ ازالۂ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ "اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے۔ جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔" (ازالۂ اوہام صفحہ ۱۸۱) اس پیشگوئی کے مصداق کیا حضور ہیں؟

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ میرے الہام میں بھی ہے۔ کہ انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ اور اس میں بھی مسیح کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی اور مراد ہے۔ تو اپنے وقت پر یہ بات کھل جائیگی جو بات خدا نے کہی ہے اس میں بندے کو گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اس پیشگوئی سے اتنی ہی بات مراد ہے۔ جتنی انا المسیح الموعود میں بیان کی گئی ہے۔ تو خدا مجھ پر کھول دے گا۔ کہ یہ پیشگوئی میرے متعلق ہے۔ اور اگر کسی اور کے متعلق ہے۔ تو خواہ مخواہ اس پیشگوئی کو اپنے اوپر لگانے سے کیا فائدہ۔ اس طرح بعد میں آنے والوں کو ٹھوکر لگیگی۔ اور وہ کہیں گے۔ کہ سب الہامات تو پہلے لوگ اپنے اوپر چسپاں کر چکے ہیں۔ اب ہمارے لئے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

فلمی گانے اور ناچ

فرمایا۔ آج میرے پاس ایک شکایت آئی ہے۔ جس کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کو مقرر کیا ہے۔ یہاں دارالبرکات کے پریذیڈنٹ کے ہاں ایک شادی ہو رہی ہے۔ شاید ان کا لڑکا ہے یا کوئی اور رشتہ دار جس کی شادی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس تقریب پر وہاں فلمی گانے گائے جا رہے ہیں۔ اور ناچ بھی ہوا ہے۔ اس قسم کی شکائتیں میرے پاس پہلے بھی پہنچ چکی ہیں۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے۔ جو لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اگر یہ شکائت جس گھر کی طرف منسوب کی جاتی ہے درست ہے۔ اور اگر وہ پریذیڈنٹ جو حاجی بھی ہیں انہوں نے اس حرکت کو نہیں روکا۔ تو یہ ان کی کمزوری ایمان کی علامت ہے۔ اور اگر انہیں اس بات کا علم نہیں ہوا۔ تو یہ تعجب کی بات ہے۔ کہ ایک شخص کو اتنا بھی معلوم نہ ہو۔ کہ اس کے گھر میں ایک ناپسندیدہ کام علی الاعلان ہوا ہے۔ محلہ کی بعض عورتوں نے میرے پاس شکایت کی ہے۔ اور اب میں نے اس کی تحقیق کے لئے ایک شخص کو مقرر کر دیا ہے۔ جو میرے پاس اس بارہ میں رپورٹ کرینگے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شادی بیاہ کے موقعہ پر شریعت کے رُو سے گانا جائز ہے۔ مگر وہ گانا ایسا ہی ہونا چاہئیے۔ جو یا تو مذہبی ہو۔ اور یا پھر بالکل بے ضرر ہو۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقعہ پر عام گانے جو مذاق کے رنگ میں گائے جاتے ہیں۔ اور جو بالکل بے ضرر ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ محض دل کو خوش کرنے کے لئے گائے جاتے ہیں۔ ان کا اخلاق پر کوئی بُرا اثر نہیں ہوتا۔

مجھے یاد ہے بچپن کے زمانہ میں ہمارے ہمسایہ میں کوئی ایسی ہی تقریب ہوئی۔ شاید کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی تھی۔ ایک میراثن آئی۔ اور اس نے گانا شروع کر دیا۔ پہلے زمانہ میں چونکہ چھوٹے بچوں کی شادی رچائی جاتی تھی۔ اس لئے اشعار میں اس قسم کی شادیوں کی قباحتیں مذاق کے رنگ میں بیان کی جاتی تھیں۔ اس میراثن نے بھی ایسے ہی اشعار گائے۔ جن میں چھوٹی عمر کی شادی بیاہ کی خرابیوں کا ذکر تھا۔ ایک جگہ یہ بیان تھا کہ لڑکا چھوٹا تھا۔ اور لڑکی کچھ سمجھدار تھی۔ ایک دن لڑکا رو پڑا۔ تو اس کی بیوی نے لڈو دے کر اسے خوش کیا۔ چنانچہ یہ مصرعہ مجھے اب تک یاد ہے۔ کہ لڑکی کہتی ہے۔ جب میرا خاوند رو پڑا۔ تو

میں دی لڈوا دے پرچایا

میں نے بھی اپنے خاوند کو لڈو دے کر اسے خاموش کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہ شعر سن سنکر ہنستے تھے۔ اور گو آپ روک نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ یہ دوسروں کے ہاں شادی تھی۔ مگر آپ اظہار نفرت تو کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے اظہار نفرت بھی نہ کیا۔ بلکہ فرمایا۔ کہ خوب شعر کہا ہے کہ

میں وی لڈوا دے پرچایا

اسی طرح کسی جگہ یہ ذکر آتا تھا۔ کہ میرا خاوند چپ نہ ہوا۔ تو میں نے اسے تھپڑ مارا۔ اس قسم کے ہلکے مذاق جن میں کوئی بُری بات نہیں ہوتی۔ اور جن میں زمانہ کے عیوب یا سوسائٹی کے حالات کا نقشہ کھینچا ہوا ہوتا ہے جائز ہوتے ہیں۔ یا بعض دفعہ بھائی بہن کی محبت کا اشعار میں ذکر ہوتا ہے۔ بہن کہتی ہے کہ میرا بھائی کب میکے سے مجھ کو لینے کے لئے آئیگا۔ اس قسم کے اشعار کہنا یا پڑھنا کوئی عیب کی بات نہیں۔ بلکہ انسانی فطرت کا اظہار ہے۔ شریعت نے گانا منع نہیں کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجالس میں بھی یہ باتیں ہوتی تھیں۔ اور آپ نے ان سے کبھی نہیں روکا۔ بلکہ اگر کسی نے اشعار پڑھنے سے روکنا چاہا۔ تو آپ نے اسے منع فرمایا۔ درحقیقت یہ بھی ایک عیب ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو ایک روتی جماعت بنا دیا جائے اور حسن مذاق کا کوئی رنگ ان میں دکھائی نہ دے۔ لیکن جہاں اس قسم کے ہلکے مذاق اور پاکیزہ گانوں میں کوئی حرج نہیں۔ وہاں اس گند کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ فلمی گانے جو نہائت ہی گندے اور غلیظ اور فطرت [illegible] ان کو مسخ کر دینے والے ہوتے ہیں۔ [illegible] شادی بیاہ کے موقعہ پر گائے جائیں [illegible] ڈوم ڈھیاں اور میراثنیں نچوائی جائیں۔ یہ ایک بھاری نقص ہے۔ جس کو روکنا بہت ضروری ہے۔ میں نے تحقیق کے لئے ایک دوست کو مقرر کر دیا ہے۔ اُن کی رپورٹ تو بعد میں آئیگی۔ لیکن جو دوست یہاں بیٹھے ہیں جب اپنے اپنے گھروں میں جائیں۔ تو اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں۔ کہ اگر آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا۔ تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو یہ ہدایت کر دی جائیگی۔ کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شامل نہ ہُوا کریں۔ آخر سوائے اس کے اس گند کو دُور کرنے کا اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ کہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ ان لوگوں کی شادیوں میں ہماری جماعت کا کوئی فرد شامل نہ ہو۔ وہ میراثنوں اور ڈوم ڈھیوں کو بلالیں اور یا پھر ایکٹرسوں کو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے گھروں میں وہی جا سکتی ہیں۔ کوئی اور نہیں جا سکتا۔

گھڑا بجانا

ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ شادی کے موقعہ پر عورتیں بعض دفعہ گھڑا بجاتی ہیں۔ اس کے متعلق حضور کا ارشاد ہے؟

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو صرف دف بجائی جاتی تھی۔ گھڑا بجانے کے متعلق مجھے کوئی ذاتی واقفیت نہیں۔ لیکن میر ناصر نواب صاحب چونکہ وہابی تھے اس لئے گھڑا بجانا وہ سنت بُرا سمجھتے تھے۔ حدیثوں میں صرف دف کا ذکر آتا ہے۔

مجلس قرآن و نظم خوانی

فرمایا۔ مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے۔ کہ ہماری مجلس میں بعض دفعہ گفتگو کی بجائے یہی ہو جایا کرے کہ کوئی شخص قرآن پڑھ دے یا کوئی شخص نظم سنا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بعض لوگ قصیدے پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب فرید آبادی کئی دفعہ نظم لکھ کر لاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں سنا دیتے۔ مگر ان [illegible] نظم کا معیار وہی تھا۔ ایک نواب زادہ کی تیر اندازی کا تھا۔ کہتے ہیں کوئی نواب زادہ ایک دفعہ تیر اندازی کے لئے گیا اور اُس نے ہدف لگا کر تیر چلانے شروع کئے۔ ایک فقیر پاس سے ہی گزر رہا تھا۔ اس ہدف کے عین سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ نواب زادہ کے ارد گرد جو خوشامدی اکٹھے تھے وہ دوڑ کر اُس کے پاس گئے اور کہنے لگے تجھے اپنی جان پیاری نہیں کہ تو ہدف کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ وہ کہنے لگا میں اسی لئے تو یہاں کھڑا ہوا ہوں کہ مجھے جان پیاری ہے کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں۔ چاروں طرف ان کے تیر جا رہے ہیں لیکن ہدف پر نہیں آتا تو اسی نشان کی طرف نہیں۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ میری نجات اسی میں ہے کہ میں اس نشان کی جگہ پر جا کر کھڑا ہوں۔ اسی طرح شعر کا دنیا میں ہر جگہ وزن ملتا تھا۔ مگر ان کے شعروں میں نہیں ملتا۔ ایک دفعہ انہوں نے بڑے زور سے کہا کہ میں شعر کہہ رہا تھا کہ شعر کہتے کہتے عبداللہ خان اور میاں عبدالرحمٰن نے مجھے دینی شروع کر دیں اور میرا تمام مضمون ہو گیا۔ اس پر جھٹ میں نے یہ شعر بنایا

نوابین نے مجھ کو آکر پکارا
مضمون میرے شعر کا ہو گیا الٹا پلٹا سارا

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اُن کے شعر پر ہنستے بھی تھے اور چڑتے بھی تھے۔

مگر حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے۔ ہر شخص نے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ اِن سے جب اتنا ہی ہو سکتا ہے۔ تو یہی بات تبلیغ کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ جس علاقہ میں وہ رہتے تھے۔ وہاں کے رہنے والے اُن کی نیکی کے قائل تھے۔ اور اُن کے اشعار سے اس وجہ سے کہ اُن میں احمدیت کا ہی ذکر ہوتا تھا بہت متاثر ہوتے تھے۔ بعض لوگ صرف تمسخر کی خاطر بھی اُن کے شعر سن لیتے تھے مگر بہر حال انہیں بھی تبلیغ ہو جاتی تھی۔ اگر کوئی اور شخص انہیں تبلیغی باتیں سناتا تو شاید وہ نہ سنتے مگر اس طرح ہنسی مذاق میں ہی کئی دینی باتیں اُن کے کانوں میں پڑ جاتیں اسی طرح پنجابی شاعر آتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پنجابی نظمیں سناتے بعض اعتراض بھی کرتے۔ کہ ان پنجابی شاعروں کا ایک مصرع چھوٹا ہوتا ہے اور ایک بڑا۔ وزن کا بھی کوئی خیال نہیں ہوتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔ ہر فن کے مختلف اصول ہوتے ہیں۔ عربی شاعر جب بھی شعر کہینگے عربی زبان کے اصول پر کہینگے۔ فارسی شاعر جب شعر کہینگے فارسی زبان کے اصول پر کہینگے۔ پنجابی زبان میں چونکہ کوئی خاص اصول نہیں اسلئے شعر بھی اصول سے آزاد ہو کر کہے جاتے ہیں چنانچہ عجیب عجیب شعر آپ کی مجلس میں سنائے جاتے مثال کے طور پر بعض پنجابی شاعر آتے اور شعر سناتے تو پہلا مصرع ہوتا

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک
من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک
فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ وچ
قرآنے آیا۔ اور دوسرا مصرع ہوتا۔
نبی کریم نے بھی ایہہ ہی فرمایا

اس قسم کے شعر لوگ پڑھتے تو آپ اُن کو منع نہ فرماتے بلکہ شوق سے ان کے اشعار سنتے کیونکہ اُن میں دینی باتوں کا ہی ذکر ہوا کرتا تھا جس شخص میں کوئی نقص ہو اُسے اگر یہ کہا جائے کہ تو نہ بول تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ چند لوگ ہی بولنے والے رہ جائیں گے اور باقی لوگوں کا جوش دب جائیگا۔ اگر اپنی توتلی زبان میں ہی اس قسم کے لوگ کچھ نہ کچھ کہتے رہیں تو کئی مخالف مذاقاً ہی باتیں سن لیتے ہیں۔ اور اس طرح دین کی کوئی نہ کوئی بات اُن کے کانوں میں پڑ جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیرت و مضامین کے متعلق

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا مکتوب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے دو مضمون انگریزی اور اردو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سیرت کے متعلق جو نیو بک سوسائٹی لاہور نے شائع کئے ہیں اور جن کا اشتہار الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ ان کی قیمت ایک روپیہ چار آنے اور دو روپے ناشر صاحب نے مقرر کی ہے۔ میرا اس قیمت کے مقرر کرنے میں کوئی اختیار نہ تھا۔ مجھے بعض احباب سلسلہ کی طرف سے زبانی اور تحریری شکایات وصول ہوئی ہیں کہ یہ قیمت بمقابلہ حجم مضامین بہت گراں ہے میرا اپنا بھی یہی احساس ہے اور میں ناشر صاحب کی خدمت میں اس کے متعلق گذارش بھی کر چکا ہوں۔ اور لکھ چکا ہوں۔ کہ اس قیمت پر سلسلہ کے احباب میں اردو ایڈیشن کی زیادہ فروخت اور اشاعت نہیں ہو سکیگی کیونکہ جماعت احمدیہ کی کثرت اس قیمت پر کتابیں خریدنے کی توفیق نہیں رکھتی۔ ان کا عذر ہے کہ کاغذ کی گرانی اور دیگر اخراجات کے بڑھ جانے کی وجہ سے یہی قیمت مناسب ہے۔ بہر صورت یہ ان کا اپنا کام ہے۔ میرا قیمت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ اس میں میرا کوئی حصہ ہے۔ انگریزی مضمون کا حجم ۳۴ صفحے اور اُردو کا ۸۰ صفحے ہے۔ انگریزی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے اور اردو کی قیمت دو روپے ہے۔ بعض احباب نے شکایت کی ہے۔ کہ انہوں نے کتاب منگوائی تو وی پی وصول کرنے پر قیمت اور حجم کا پتہ چلا۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ عریضہ شائع کر دیں تا جو احباب شوق رکھتے ہوں وہ حالات کا علم رکھتے ہوئے یہ رسالے خرید کریں۔ والسلام

خاکسار:- ظفر اللہ خان

جماعت احمدیہ امرتسر کے جلسہ میں فتنہ پردازوں کی شرارت کے متعلق قبل از وقت خواب

پچھلے دنوں امرتسر میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ کے موقع پر مسلمان کہلانے والے فتنہ پرداز طبقہ نے جو فساد برپا کیا۔ اس سے کئی روز قبل ذیل کا رویا جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے دیکھا۔ اور اسی وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھ کر پیش کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم ۔ مسیح الموعود وآلہ المحمود

سیدنا حضرت اقدس! صلوات اللہ علیکم مع البرکات کلہا وصانکم باکمل الصیانۃ وحفظکم باتم الحفاظۃ من کل فتنۃ وشرور وکان معکم بکل نصرۃ وفتح وسرور آمین ثم آمین۔ ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز ہوئے کہ خاکسار نے رویا میں دیکھا کہ امرتسر میں اپنی جماعت کا جلسہ ہے اور بہت بڑا جلسہ ہے اور خیال ہے کہ غالباً حضور اقدس بھی جلسہ میں موجود ہیں۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتے ہیں کہ ہزارہا کی تعداد میں کالے زنبوروں نے جلسہ پر حملہ کر دیا اور ہر احمدی کے ارد گرد کاٹنے کیلئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت جماعت کو بہت تشویش محسوس ہو رہی ہے۔ کہ آسمان سے بڑے زور سے آواز آتی ہے۔ کہ اسوقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت پڑھو چنانچہ لاحول پڑھنے سے معلوم نہیں کہ وہ کدھر چلے گئے۔ لیکن اس خواب سے امرتسر میں جماعت کیلئے بصورت جلسہ مخالف دشمنوں کے شر اور شر انگیزی کا احتمال ضرور محسوس ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر اور فتنہ سے اپنی جماعت کو اپنی حفاظت خاص میں رکھے۔ آمین۔

راقم محتاج دعا مستفیض فیوض و برکات دینیہ و دنیویہ خاکسار غلام رسول راجیکی۔

رہبر عالم ڈائرکٹری

اس ڈائرکٹری کے پبلشر آغا محمد علی صاحب حیدر آبادی ہیں۔ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ کئی سال سے ڈائرکٹری چھاپتا ہوں کہکر آرڈر ویٹنگی روپیہ وصول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اب وہ ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ احباب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب نبوّت اور غیر مبائعین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔ "جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔" گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا اس وجہ سے ضروری ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔ اور حضور کا انکار گویا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکذیب ہے۔

آؤ اس اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تجلیات الٰہیہ میں سے حضور کا بیان اپنے منصب کے متعلق پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ حضور اپنے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

پہلا حوالہ

فرمایا۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے۔ کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا۔ جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑیگی۔ اور سخت سخت زلزلے آئینگے۔ اور امن اٹھ جائیگا۔ ورنہ یہ غیر معقول بات ہے۔ کہ خواہ نخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آئے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے۔ (اور اپنی شامتِ اعمال ان پر تھوپ دی ہے) مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا۔ بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کی ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہے۔ جسکی تم تکذیب کر رہے ہو۔ اب ہجری صدی کا بھی چوبیسواں سال ہے۔ بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آگیا۔ جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کرکے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے۔ کیوں تلاش نہیں کرتے اور تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے۔ جو خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک ہم ان پر اتمام حجت کے لئے رسول نہ بھیج دیں۔ اب تم خود سوچ کر دیکھ لو۔ کہ کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں۔ جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو۔ تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو۔ جس کا تمہارے باپ دادوں نے نام بھی نہیں سنا تھا۔ اور جن کی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی۔"

دوسرا حوالہ

اس کے بعد حضور ۵ پانچ شدید زلزلوں کی پیشگوئی بیان کرکے فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کوئی علم طبقات الارض کا اس تصریح اور تفصیل کو بتلا نہیں سکتا۔ بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے۔ وہ اپنے خاص رسولوں کو یہ اسرار بتلاتا ہے۔ نہ ہر ایک کو۔ تا دنیا کے لوگ کفر اور انکار سے بچ جاویں۔ اور تا وہ ایمان لائیں۔ اور جہنم کے عذاب سے نجات پائیں۔ سو دیکھو میں زمین و آسمان کو گواہ کرتا ہوں۔ کہ آج میں نے وہ پیشگوئی جو پانچ زلزلوں کے بارے میں ہے۔ بتصریح بیان کر دی ہے۔ تا تم پر حجت ہو۔ اور تا تمہاری گمراہی پر موت نہ ہو۔ اے عزیزو خدا سے مت لڑو۔ کہ اس لڑائی میں تم ہرگز فتحیاب نہیں ہوسکتے۔ خدا کسی قوم پر ایسے عذاب نازل نہیں کرتا۔ اور نہ کبھی اس نے کئے جبتک اس قوم میں اسی کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو۔"

تیسرا حوالہ

اس کے بعد عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کا مفصّل ذکر کرکے فرماتے ہیں:۔

"پس کیا یہ ایمانداری تھی۔ کہ پیشگوئیوں کی ایک عظیم الشان فوج کو جن کی سچائی پر لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ کالعدم سمجھ کر ان سے کچھ فائدہ نہ اٹھانا اور وعید کی ایک دو پیشگوئیوں کو جو خدا کے قدیم قانون کے موافق تاخیر پذیر ہوگئیں۔ بار بار پیش کرنا۔ اگر یہی حال ہے۔ تو کسی نبی کی نبوت قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ ان واقعات کا ہر ایک نبوت میں نمونہ موجود ہے۔"

چوتھا حوالہ

پھر فرماتے ہیں۔ "میں اسی کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا۔ کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ویسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں نبی بھی ہوں۔ اور امتی بھی۔"

منصب نبوّت کا ثبوت

غیر مبائع دوستوں سے گذارش ہے۔ ان چاروں حوالوں کو پڑھیں۔ اور بتلائیں۔ کہ ان میں سوائے منصب نبوت پر فائز ہونے کے اور کیا ہے۔ کیا کسی طرح بھی محدث کا لفظ ان عبارتوں میں نبی یا رسول کی بجائے موزوں یا مناسب طور پر لگایا جا سکتا ہے۔

حوالہ نمبر اول میں حضور عالمگیر عذاب کے آنے سے پیشتر نبیوں کے آنے کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت کے لئے قرآن کریم کی وہ آیت پیش فرماتے ہیں۔ جو اسی اصل پر مشتمل ہے۔ اور پھر اسی آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرماکر اپنی آمد اور اس کے نتائج و عواقب کو بھی دیگر تمام انبیاء کی آمد اور ان کے نتائج و عواقب کی طرح بیان فرماتے ہیں۔ حوالہ نمبر دوئم میں حضور اپنی زلزلہ والی پیشگوئی کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا جس میں طبقات الارض پر تصرف ہوتا ہے۔ کسی عام نبی کا کام نہیں۔ بلکہ ایسے اسرار محض خاص رسولوں کو بتلائے جاتے ہیں۔ گویا حضور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا خاص رسول بیان فرما رہے ہیں۔ نہ کہ عام رسول۔ چہ جائیکہ محدث یا مجدد۔ اس کے علاوہ اس حوالہ میں حضورؑ نے نہایت واضح طور پر اپنے انکار کو کفر اور گمراہی اور عذاب جہنم کا موجب بیان فرمایا ہے۔ نبوت کے اثبات کے علاوہ کفر و اسلام کے لئے بھی اس سے بڑھکر فیصلہ کن دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔

حوالہ نمبر ۳ میں اپنی ایک وعیدی پیشگوئی کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم اسے وعید کے مطابق سچا نہیں سمجھتے۔ تو پھر تمہیں تمام نبیوں کی سچائی میں شک کرنا پڑے گا۔ اس جگہ اپنی مثال میں کسی محدث یا مجدد کا نام نہیں لیا۔ بلکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے۔

حوالہ نمبر چہارم میں اپنی وحی اور الہام کو اسی شان اور رنگ کا بیان فرماتے ہیں۔ جس طرح کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی وحی اور الہام اور اپنی مثال میں صرف جلیل الشان نبیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز اس امر کا فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ صرف شریعت والا اور براہ راست آنیوالا نبی بند ہے۔ امتی اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ اور آپ ایسے ہی نبی ہیں۔

معنوں میں تبدیلی

اب ایک سوال رہ جاتا ہے۔ کہ پھر حضورؑ نے بعض جگہ کیوں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اب نہ پرانا نبی آسکتا ہے۔ اور نہ نیا۔ تو اس کے متعلق مجھے اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کسی کا حق ہے۔ کہ وہ اٹکل پچو اس کا جواب دے۔ خود حضور ہی اس کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ "تجلیات الٰہیہ" میں ہی فرمایا۔ "وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ یقینی اور قطعی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب اور اسکی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کرسکتا۔ کہ یہ آفتاب اور اسکی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کرسکتا۔ جو خداتعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خداتعالیٰ کی کتاب پر۔ یہ تو ممکن ہے۔ کہ کلام الٰہی کے معنے کرنے میں بعض مواقع میں ایک وقت تک مجھ سے خطا ہو جاوے۔ مگر یہ ممکن نہیں۔ کہ میں شک کروں۔ کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔

جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔"

مندرجہ بالا عبارت میں حضور نے کس صفائی سے اس امر کو تسلیم فرمایا ہے کہ کلام الٰہی کے معنی کرنے میں بعض مواقع پر مجھ سے خطا ہو سکتی ہے اب رہا یہ سوال کہ حضور سے یہ خطا ہوئی۔ اول تو اسی عبارت کے اسلوب بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضور کو نبی کے معنی کرنے میں یقیناً غلطی لگی۔ کیونکہ اس فقرہ کے مابعد حضور نے نبی کے معانی بیان فرمائے ہیں۔ دوئم حقیقۃ الوحی میں حضور نے واضح طور پر اسے تسلیم کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔ "اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ یعنی اسی "خطا" کے ماتحت ہی حضور اپنے ابتدائی الہامول مثلاً ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق (براہین احمدیہ) وغیرہ کی تاویل فرماتے رہے۔ حالانکہ اس میں قطعی طور پر رسالت اور نبوت کے الفاظ موجود ہیں۔ سوئم اس اصل کو حضور نے ایک غلطی کے ازالہ میں بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔"

ایک واضح مثال

اے میرے بھائیو! میں آپ لوگوں کی سہولت کے لئے اس الجھن کو ایک اور طرح بھی حل کرتا ہوں۔ اور حضور نے حقیقۃ الوحی۔ تجلیات الٰہیہ۔ اور ایک غلطی کے ازالہ میں جو کچھ بیان فرمایا ہے اسے ثابت کرنے کے لئے میں ایک واضح مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "نشان آسمانی" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مسلمہ کتاب ہے۔ جو ۱۸۹۲ء میں لکھی گئی۔ اس کا ایک باب جس کا عنوان ہے "بٹالوی صاحب کا ہمارے رسالہ آسمانی فیصلہ پر جرح اور اس کا جواب" کے ابتداء میں حضور شیخ نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جن وجوہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ جڑا۔ ان پر بحث کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں "ان الزامات کی نسبت اگرچہ میں نے بار بار بیان کیا ہے۔ اور اپنی کتابوں کا مطلب سنایا کہ کوئی کلمہ کفر ان میں نہیں ہے نہ مجھے دعوے نبوت و خروج از اُمت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں۔ اور اسی بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس اُمت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا۔ نیا ہو یا پرانا ہو۔ اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدث آئیں گے۔ جو اللہ جل شانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں۔"

اس حوالہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک یہ کہ حضور ایک ایسی نبوت سے انکار فرما رہے ہیں جو نئی ہو یا پرانی اور جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ختم کرکے ایک نیا سلسلہ اور نئی شریعت قائم کرے۔ دوئم فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا محدث ہوں جو نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتا ہوں اور بعض وجوہ سے شان نبوت کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اور اللہ جل شانہ سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور نے ان دو پوزیشنوں میں بعد میں کس قدر تبدیلی کی۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ پوزیشن نمبر ۱ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور پوزیشن نمبر ۲ میں صرف لفظی تغیر ہوا۔ ہمکلامی کا دعویٰ اسی طرح قائم رہا۔ بلکہ پہلے سے بہت بڑھ کر۔ ظلی اور بروزی کے الفاظ بھی آخر تک استعمال ہوتے رہے۔ ہاں صرف محدثیت۔ جزئی نبوت اور ناقص نبوت کے الفاظ کو ترک کر دیا۔ کیونکہ حسب حوالجات مندرجہ بالا از حقیقۃ الوحی و تجلیات الٰہیہ و ایک غلطی کا ازالہ پہلے حضور اسی ہمکلامی کو محدثیت سے تعبیر کرتے رہے، بعد میں اسے نبوت قرار دیا۔

اسکے علاوہ ایک اور قابل غور امر یہ ہے کہ "نشان آسمانی" والی مندرجہ بالا عبارت تحریر فرمانے کے بعد بھی اسی باب میں حضور نے اپنی سچائی کو پرکھنے کے لئے تین ایسی آیات تحریر فرمائی ہیں۔ جو محض اور خالصتاً انبیاء کی شان میں نازل ہوئی ہیں یعنی فلیأتنا بآیۃ کما ارسل الاولون (۲) ولا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (۳) وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۲ء میں بھی حضور اپنی اور دیگر انبیاء کی وحی وغیرہ میں کوئی فرق نہ پاتے تھے۔ لیکن جیسا کہ اللہ کے بندوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ کسی عہدہ کے خواہش مند نہیں ہوتے۔ بلکہ جب تک خدا تعالیٰ کھینچ کر انہیں باہر نہیں لاتا۔ وہ اس کی معمولی آواز کی تاویل کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی حضور نے بھی کیا۔ اور اس کی دوسری مثال حضور کی زندگی میں وفات اور حیات مسیح کی ہے۔ غیر مبائعین غور فرمائیں۔ اگر آپ کا اور آپ کے مطاع جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہی عقیدہ اس وقت بھی ہے۔ تو جسم بالروح شامل ہا شاد لیکن اگر سچ یہی ہے۔ کہ اب جناب مولوی صاحب کا یہ عقیدہ نہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرنے کو گناہ کبیرہ تصور فرماتے ہیں۔ تو پھر خدا کے لئے ایسے انسان کو چھوڑ دو۔ جو آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے صریحاً خلاف دوسری طرف لے جا رہا ہے۔

خاکسار:۔ حبیب الرحمان اے۔ ڈی۔ آئی سکولز کبیر والہ

مسیح موعود کے منکر کے متعلق جمعیۃ العلماء ہند سے خط و کتابت

مسیح موعود کی آمد اور ان کے منکر کے متعلق پونچھ ریاست کشمیر کے ایک صاحب نے غیر احمدی ہوتے کی حالت میں جمعیۃ العلماء ہند سے جو خط و کتابت کی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ خاکسار عبدالکریم خان یوسف زئی از پونچھ

استفتاء

السلام علیکم۔ یہاں پر احمدیوں سے کچھ گفت و شنید شروع ہے۔ براہ مہربانی مطلع فرمادیں کہ جب حضرت مسیح ابن مریم اور حضرت امام مہدی تشریف فرما ہوں گے۔ تو ان کا ماننا کہاں تک ضروری ہوگا۔ اور جو مسلمانوں میں سے ان کو نہ مانے اس کے لئے کیا فتوےٰ ہے؟ جواب کے لئے لفافہ ارسال خدمت ہے۔ والسلام۔ خاکسار الٰہی بخش رنگریز پونچھ (کشمیر) (بحیثیت غیر احمدی) ۳۰

الجواب

اگرچہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا حضرت امام مہدی کے زمانہ میں تشریف فرما ہونا روئے زمین پر آچکا ہے۔ مگر ثبوت اس کا احادیث سے ہے۔ لہٰذا ماننا اس کا ضروری ہے۔ مگر منکر پر تکفیر کا حکم عائد نہ ہوگا۔ اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ (مہر)

مکرر استفتاء

السلام علیکم۔ آپ کا فتویٰ ملا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے بھی یہی فتویٰ دریافت کیا گیا تھا وہ تحریر فرماتے ہیں "مسیح موعود جب پورے نشانات کے ساتھ آئیگا تو اس کا انکار کرنا کفر ہوگا۔" جناب کا فتویٰ اس کے برعکس ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس پر یقین کیا جائے اور کس کو رد کر دیا جائے۔ جناب کے فتویٰ کی موجودگی میں اگر حضرت مسیح کی آمد ثانی کو نہ بھی مانا جاوے تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے۔ اگر ہرج ہو سکتا ہے۔ تو اس طرح کلمہ طیبہ منسوخ سمجھنا پڑتا ہے۔ یا نامکمل تصور کرنا پڑتا ہے۔ برائے مہربانی مزید تشریح فرمائی جاوے۔ اگر حضرت عیسیٰ ؑ کی آمد ثانی کا خیال ہی چھوڑ دیا جائے۔ تو بھی کیا ہرج ہے۔ مسیح موعود کو نہ ماننا کس حد تک مسلمان کہلانے میں روک ہو سکتا ہے۔ اور کیوں؟ جواب کے لئے لفافہ ارسال خدمت ہے۔ برائے مہربانی پوری وضاحت فرمائی جاوے۔ ممنون ہونگا۔ خاکسار الٰہی بخش رنگریز پونچھ (کشمیر) بحیثیت غیر احمدی

الجواب

"حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کا اترنا روئے زمین پر آسمان سے حضرت مہدی کے زمانہ میں نص قطعی سے ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کا منکر اگرچہ کبیرہ گناہ کا مرتکب و فاسق ہوگا۔ مگر صرف اسی انکار کی وجہ سے اس کو کافر نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ ہاں اگر منکر میں ماسوا اس انکار کے اور کوئی وجہ تکفیر کی ہوگی۔ تو اس کو کافر کہا جائے گا۔ فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ (مہر)

سہ کرر استفتاء

"السلام علیکم۔ میں جتنا جناب سے خط و کتابت کرتا جاتا ہوں۔ اتنا ہی تذبذب میں پڑتا جاتا ہوں۔ جناب نے تحریر فرمایا ہے "حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کا اترنا روئے زمین پر آسمان سے حضرت مہدی کے زمانہ میں نص قطعی سے ثابت نہیں۔" میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جناب وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور حضرت مسیح کی دوبارہ ذاتی تشریف آوری کے قائل نہیں ہیں۔ برائے مہربانی میری صحیح رہنمائی فرمائی جاوے۔ کہ میں جناب کے قلم مبارک سے کیا سن رہا ہوں۔ نیز گذارش ہے۔ کہ فاسق کی شرعی کیا سزا ہے۔ اور مسلمانوں کو ایسے شخص سے کہاں تک میل جول رکھنا چاہیئے۔ ایسے شخص کی امامت و جنازہ کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ مفصل جواب

سے ممنون فرمائیں۔ والسلام" خاکسار الٰہی بخش رنگریز پونچھ (کشمیر) بحیثیت غیر احمدی

الجواب

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ حضرت مہدی رح کے زمانہ میں آسمان سے اتر کر دجال ملعون کو قتل کریں گے۔ ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ بکثرت احادیث نبویہ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس عقیدہ کے منکر کو کافر نہیں ٹھیرایا جائیگا۔ ہاں فاسق ہونا اس منکر کا تو یقینی ہے۔ لہذا ایسے عقیدہ والے کو پیش امام بنانا ناجائز و گناہ ہوگا۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ ہوگی۔ فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ

حبیب المرسلین نائب مفتی
مدرسہ امینیہ دہلی۔ (مہر)

ولادت

مکرم ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔ نیز مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ کے ہاں بھی لڑکی پیدا ہوئی۔ مبارک ہو۔ ڈاکٹر خداداد صاحب کے ہاں لڑکا تولد

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۹ جنوری - مسٹر چرچل نے دارالعوام میں یونان اور عام جنگی صورت حالات کے متعلق دو گھنٹہ تقریر کی جس میں کہا کہ یونان کے سلسلہ میں برطانیہ پر جھوٹے الزام لگائے گئے ہیں - مثلاً یہ کہ یونانی شہریوں کو چاقوؤں اور کلہاڑیوں سے قتل کیا گیا - اٹلی میں برطانیہ کی فوجیں امریکہ سے تین گنی ہیں - چند ماہ تک اٹلی کو جرمنوں سے صاف کر دیا جائے گا - اٹلی سے جو فوجیں یونان بھیجی گئیں وہ اٹلی میں مصروف پیکار نہ تھیں - مغربی محاذ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آرڈن کی لڑائی جیتنے کا سہرا امریکنوں کے سر ہے - اور سب سے زیادہ جانی نقصان انہی کا ہوا ہے - برطانیہ کی صرف ایک کور وہاں لڑ رہی ہے - اور امریکہ کی اسی جانوں کے مقابلہ میں برطانیہ کی ایک جان وہاں ضائع ہوئی برطانیہ کی کل ساٹھ ڈویژن فوج مغربی محاذ - اٹلی اور برما کے محاذوں پر لڑ رہی ہے - یہ تعداد امریکن فوجوں کی نسبت دوگنی ہے - مارشل رنڈسٹڈ کا نیا حملہ جنگ کو طویل کرنے کے بجائے اسے مختصر کرنے کا باعث ہوا ہے - مشرقی محاذ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے - میں نہیں کہہ سکتا کہ روسیوں کے اس نئے حملہ کا مختلف جنگی محاذوں پر کیا اثر پڑے گا -

لنڈن ۱۹ جنوری - ایک جرمن اخبار نے مشرقی محاذ کی لڑائی کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے سارے آسمان میں آگ لگی ہوئی ہے - اور میدان جنگ میں جہنم اتر آئی ہے - اس کے باوجود جرمنوں کو ہٹلر پر پورا پورا اعتماد ہے

لنڈن ۱۹ جنوری - روس کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے - کہ سوویٹ فوجیں چیکو سلواکیہ سے پیش قدمی کر کے جرمنی میں داخل ہو گئی ہیں -

لائلپور ۱۹ جنوری - حکومت ہند کے کامرس ممبر سر عزیز الحق نے مقامی تاجروں کے ایک وفد سے کہا - گزشتہ دو سالوں میں تاجروں نے جس ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے - اس کی بناء پر ان سے کوئی ہمدردی ممکن نہیں - آپ نے روئی کے نرخوں میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا -

واشنگٹن ۱۹ جنوری - امریکہ کے ایوان نمائندگان کے ایک ممبر نے چین میں اپنے مشن کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مارشل چیانگ کائی شیک اور کمیونسٹ دونوں کو جاپان کے ساتھ لڑائی کی نسبت اپنی اپنی طاقت کو قائم رکھنے کی زیادہ فکر ہے - مارشل چیانگ نے ایک دفعہ مجھے کہا - کہ امریکہ ان سے توقع رکھتا ہے کہ اسے تمام مراعات دی جائیں - مارشل موصوف بلا نام ڈکٹیٹر ہیں - چین میں کسی شخص کو بھرتی کرنا اسے سزائے موت دینے کے مترادف ہے کیونکہ چینی سپاہی بھوکے رہتے ہیں - اور انہیں اسلحہ بھی کم ملتا ہے -

لنڈن ۱۹ جنوری - کل دارالعوام میں نائب وزیر نوآبادیات نے کہا کہ آئرلینڈ کی حکومت نے برطانیہ کے استفسار پر جو جواب دیا ہے اس میں کوئی ایسا وعدہ نہیں کہ وہ ہٹلر یا ہملر یا دوسرے جنگی مجرموں کو اپنے ملک میں پناہ نہ دے گی -

جموں ۱۹ جنوری - کشمیر میں سخت سردی پڑ رہی ہے - پچھلے ہفتہ درجہ حرارت صفر سے بھی پندرہ درجہ کم ہو گیا تھا -

قاہرہ ۱۹ جنوری - مصر میں متعینہ برطانی سفیر لارڈ [illegible] قتل کرنے کے الزام میں دو یہودی نوجوانوں [illegible] نے سزائے موت کا حکم دے دیا [illegible] ملزموں نے اقرار کیا تھا - کہ یہ فعل انہوں نے [illegible] خفیہ یہودی انجمن کے ایماء پر کیا ہے - لیکن یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ ایسا کرنے کے لئے انہیں کس نے کہا تھا -

واشنگٹن ۱۹ جنوری - مشرق وسطی کے امریکی اقتصادی مشن کے صدر لبنانی حکومت سے تجارتی معاملات پر گفت و شنید کرنے کے لئے بیروت پہنچ گئے - آپ نے بتایا کہ ۱۹۴۲ء کی نسبت اس سال امریکہ سے جہازوں کے ذریعہ لبنان کو زیادہ سامان بھیجا جائے گا -

ماسکو ۱۹ جنوری - جنوبی پولینڈ میں روسی فوجوں نے ساڑھے چار سو بستیاں آزاد کرا لی ہیں - اور روسی دستوں نے برلین جانے والی ایک اور سڑک پر قبضہ کر لیا ہے - جو وارسا سے ۳۰ میل دور ہے - مشرقی پرشیا سے پندرہ میل دور کئی بستیوں پر قبضہ کر [illegible] -

لنڈن ۱۹ جنوری - مغربی یورپ پر اتحادی فوجوں نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو جرمنی کی سرحد سے ساڑھے تین میل دور ہے

برطانی دستے بھی اس محاذ پر آگے بڑھ گئے ہیں

دہلی ۱۹ جنوری - آج صبح وار ٹرانسپورٹ ممبر نے تقریر کرتے ہوئے ان امریکنوں کی بہت تعریف کی جو آسام میں رسد اور کمک کے راستوں پر کام کر رہے ہیں -

واشنگٹن ۱۹ جنوری - لوزان میں جو امریکی جنگی جہاز لنگائین کی خلیج میں کھڑے ہیں وہ اپنی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں - اور گولے برسا رہے ہیں - منیلا اور لنگائین کے درمیان کی خلیج دشمن سے آزاد کرا لی گئی ہے لنگائین کے ہوائی میدان پر اب ہمارا قبضہ ہے امریکن دستوں نے بڑھتے ہوئے ۳۷ میل کے فاصلہ پر پنیکی کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو سڑکوں کا ایک اہم مرکز ہے -

واشنگٹن ۱۹ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ بھاری امریکن بمباروں نے سائپان کے اڈوں سے اڑ کر خاص جاپان میں مولٹو پر حملہ کیا - ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ ٹوماباکو اور کوبے پر بھی بمباری کی گئی -

ماسکو ۱۹ جنوری - روسی فوجیں لاڈس میں داخل ہو گئی ہیں - جو پولینڈ کا دوسرا بڑا شہر ہے - مارشل کونیف کی فوجیں جرمن سائلیشیا کی طرف بڑھتی جرمن سرحد تک پہنچ گئی ہیں - جہاں جرمن ہوم گارڈ مقابلہ کرتے رہے - جرمنوں کا بیان ہے کہ کریکاؤ میں ہر گھر کے لئے بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے - روسی ہوائی جہاز اپنی فوجوں کی مدد کر رہے ہیں - گزشتہ تین دنوں میں وہ اوسطاً دس ہزار اڑانیں روزانہ کرتے رہے -

نیویارک ۱۸ جنوری - امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق سعودی عرب کے تجارتی راستوں سے اب اونٹوں کے کاروانوں کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے - گزشتہ پانچ سال میں بارش کی قلت کے باعث چراگاہیں کم ہو گئی ہیں - نیز موٹروں کے استعمال میں اضافہ کی وجہ سے رفتہ رفتہ سفر کے لئے اونٹ کا استعمال بہت کم ہوتا جا رہا ہے -

واشنگٹن ۱۹ جنوری - چند روز کے اندر اندر امریکن ہوائی جہازوں نے مقبوضہ چین کے ایک ہزار مربع میل رقبہ میں دشمن کے کئی ہزار ٹن وزن کے بحری جہاز ۱۳۵ ہوائی جہاز اور ۲۶ موٹر لاریاں برباد کر دیں -

واشنگٹن ۱۹ جنوری - مزدور وزارت کے ایک افسر مسٹر ہل کو یونان کے امریکن سفارت خانہ سے منسلک کیا گیا ہے - وہ عنقریب ایتھنز جا رہے ہیں -

کانڈی ۱۹ جنوری - ۱۵ ویں ہندوستانی کور نے برما میں جزیرہ نما پرگا نتھا کے پاس ایک اور پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے - جاپانیوں نے تین جوابی حملے کئے - جو روک لئے گئے - مینوا